۴۰

تعلقات میں ترقی یا بگاڑ کا موجب رقابت ہوتی ہے

(فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء)

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :- [1]

انسانی تعلقات میں بگاڑ دو باتوں سے ہوتا ہے اور یہ دونوں باتیں ایک لفظ سے تعلق رکھتی ہیں جو رقیب کا لفظ ہے۔ تمام تعلقات میں ترقی یا بگاڑ کا موجب رقابت ہوتی ہے۔ انسان کا یہ خیال کہ دوسرا میرے اندرونے پر نظر ڈال رہا ہے یا خود اس کا اس بات کی طرف توجہ کرنا کہ دوسرے کے عیب معلوم کرے اس سے بگاڑ ہوتا ہے۔ رقابت کا خیال ہی خرابیاں پیدا کرتا ہے یا اصلاح کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی رقیب ہے۔ انسان کی حالت کو جانتا ہے۔ اگرچہ اس کا علم کسبی نہیں بلکہ ذاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسا آئینہ کہ جو کچھ اس کے سامنے ہوتا ہے اس کا عکس اس پر پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کسی چیز کے جاننے کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا کا علم ازل سے ہے اور بغیر ارادہ کے ہے اس کے لئے خدا کو تجسّس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بندے کو تجسّس کی ضرورت ہے۔ میاں بیوی میں بھی اسی رقابت کے باعث جھگڑا ہوتا ہے وہ ایک دوسرے کے افعال کی کرید میں لگ جاتے ہیں۔ انسانوں سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ جب تجسّس ہوگا تو دوسرے کو مجرم ٹھہرایا جائے گا اور فساد بھی ہوگا اور ایک دوسرے کو آپس میں اعتبار نہ ہوگا اور جب اعتبار نہ رہا تو محبت نہ رہے گی۔

رقابت مفید بھی ہو سکتی ہے۔ یہ خیال کہ غیر دیکھ رہا ہے اصلاح کا موجب بھی ہوتا ہے اور جب عیب دور ہو جائے تو محبت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ معلوم اور یقین ہو کہ لوگ میرے

خلاف تجسس کرتے ہیں مگر میرا نگران اور محافظ اور رقیب زبردست بھی ہے تو انسان اس قسم کے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ جب وہ دیکھتا ہے کہ غیر دیکھنے والا تو میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا مگر خدا جو میرا نگران ہے وہ مجھ کو سزا بھی دے سکتا ہے اس لئے وہ اپنی حالت کی اصلاح بھی کر لیتا ہے۔

نکاح کے موقع پر جو آیات رکھی گئی ہیں ان میں سے ایک آیت میں یہ بھی آتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ [2] اگر خدا تعالیٰ کا خوف مدنظر ہو اس کو خوش کرنے کے لئے اس کے احکام کی اطاعت ہو اور اپنے نفس کا خود محاسبہ کیا جائے تو کسی رقابت کا کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب نگرانی کر رہا ہے تو کسی کو تجسس کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ مثلاً دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہوں اور کوئی ایسی ہستی آجائے جس سے دونوں ڈرتے ہوں تو دونوں اپنے جھگڑے کو چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح میاں بیوی کا ایک دوسرے کا تجسس بیکار ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر دونوں پر ہے اور وہ دونوں کو سزا دے سکتا ہے۔ دو آدمیوں کی لڑائی اس وقت ہوتی ہے جب تک ان کو تیسرے زبردست کا خوف نہ ہو مگر جب معلوم ہو کہ ایک تیسرا زبردست سر پر آگیا تو دونوں کی لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ گو یہ علمی نکتہ ہے مگر یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ میاں بیوی میں جھگڑا رقابت سے ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ رقابت رسول کریم ﷺ کی بیویوں میں بھی تھی۔ ان کو ٹوہ لگ جاتی تھی کہ رسول اللہ دوسری بیوی کے ہاں دیر تک کیوں ٹھہرے۔ رسول کریم ﷺ کا قاعدہ تھا کہ روزانہ علاوہ باری کے سب بیویوں کے ہاں جاتے تھے کہ شاید کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہو ایک بیوی اس قبیلہ کی تھیں کہ وہاں عمدہ شہد ہوتا تھا۔ آپ کو شہد مرغوب تھا۔ وہ بیوی آپ کو شہد کا شربت بنا کر پلایا کرتی تھیں۔ اس اہتمام میں دیر بھی ہو جاتی تھی۔ دوسری بیویوں کو یہ دیر ناگوار ہوئی۔ شہد میں ایک قسم کی ہیک سی ہوتی ہے خواہ وہ کتنا ہی خالص ہو۔ بیویوں نے مشورہ کیا کہ آپ جب آئیں تو آپ کو کہا جائے کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ جب شہد کا شربت پی کر آئے تو سب بیویوں نے اپنی اپنی جگہ یہی کہا کہ آپ کے منہ سے بو آتی ہے [3] ان کی غرض شہد سے باز رکھنا نہ تھا بلکہ وہاں بیٹھنے سے بوجہ رقابت روکنا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے زجر کی اور کہا کہ اگر تم باز نہ آؤ گی تو تم کو بدل کر اور بیویاں آنحضرت ﷺ کو دی جائیں گی۔ پس تجسس میں نہ پڑا جائے بلکہ

خدا تعالیٰ کے خوف کو دل میں رکھ کر اپنی اصلاح کی جائے تو پھر کسی قسم کے جھگڑے پیدا نہیں ہو سکتے۔

(الفضل ۲۲۔ مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۷)

۱؎ فریقین کا تعین نہیں ہو سکا۔
۲؎ النساء :۲
۳؎ بخاری کتاب الطلاق باب لم تحرم ما احل اللہ لک